اپنی ماں کے سگے ماموں کی بیٹی سے نکاح

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13337

تاریخ اجراء: 24رمضان المبارک1445ھ/04اپریل2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اپنی والدہ کے سگے ماموں کی بیٹی سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں ؟ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اس کی خالہ بن رہی ہے، اس لئے نکاح نہیں ہو سکتا؟

سائل: محمد شبیر(کاغذی بازار)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اپنی والدہ کے سگے ماموں کی بیٹی سے نکاح کرنا بلاشبہ جائز ہے جبکہ حرمت کی کوئی اور وجہ (مثلاً رضاعت یا مصاہرت) نہ پائی جارہی ہو کیونکہ قرآن پاک میں اللہ رب العالمین نے جن محرمات کا ذکر فرمایا، ان میں اپنی والدہ کے ماموں کی بیٹی شامل نہیں، لہٰذا یہ حلال عورتوں میں داخل ہے، اسی لئے فقہانے ارشاد فرمایا کہ اپنی اصلِ بعید (یعنی دادا، نانا، پردادا، پرنانا) کی فرعِ بعید (یعنی ان کی پوتیوں، نواسیوں) سے نکاح کرنا حلال ہے اور پوچھی گئی صورت میں والدہ کے سگے ماموں کی بیٹی اپنی اصلِ بعید کی فرعِ بعید یعنی اپنے پرنانا کی پوتی ہے، لہٰذا اس سے نکاح حلال ہے۔

اللہ رب العالمین نے قرآن پاک میں محرمات کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ”وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ“ ترجمہ کنزالایمان: اور اُن کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو۔ (سورۂ نساء، آیت 24)

شرح الوقایۃ میں ہے: ”والاصل البعید: الاجداد والجدات فتحرم بنات ھؤلاء الصلبیۃ ای العمات والخالات لاب وام اولاب اولام وکذا عمات الاب والام وعمات الجد والجدۃ لکن بنات ھؤلاء ان لم تکن صلبیۃ لا تحرم“ یعنی اصلِ بعید یعنی دادا، دادیاں، تو ان کی صلبی بیٹیاں یعنی پھوپھیاں، خالائیں اور اسی طرح باپ وماں کی پھوپھیاں اور دادا، دادی پھوپھیاں (حرام ہیں)، لیکن ان کی بیٹیاں اگر صلبی نہ ہوں، تو حرام نہیں۔ (شرح الوقایۃ مع عمدۃ الرعایۃ، جلد3، صفحہ 32۔33، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اصلِ بعید کی فرعِ قریب جیسے اپنے دادا، پردادا، نانا، دادای، پردادی، نانی کی بیٹیاں یہ سب حرام ہیں اور اصلِ بعید کی فرعِ بعید جیسے انہی اشخاصِ مذکورہ آخر کی پوتیاں، نواسیاں جو اپنی اصلِ قریب کی فرع نہ ہوں، حلال ہیں“ (فتاوی رضویہ، جلد11، صفحہ517، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی بحر العلوم میں سوال ہوا: ”میری ماں کے خاص ماموں جان کی لڑکی سے میرا نکاح ہوا جائز ہے یا نہیں؟“

اس کے جواب میں مفتی عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”جائز ہے۔ قرآنِ عظیم میں ہے: وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ“ (فتاوی بحر العلوم، جلد2، صفحہ316، شبیر برادرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

دارالافتاء اھلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net